سوال

(278)ترکہ سے بیٹیوں کا حصہ طلب کرنے کا مطالبہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بصیر پور سے سرداراں زوجہ سلطان لکھتی ہیں کہ میرے ماموں جب فوت ہوئے تو اس کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں زندہ تھیں دونوں بیٹوں نے اپنی بہنوں سے پوچھے بغیر گیر منقولہ جائیداد یعنی زمین آپس میں بانٹ لی بعد میں ایک بیٹے نے اللہ سے ڈرتے ہوئے اپنی بہنوں کو ان کا حصہ واپس کرنے کی پیش کش کردی بہنوں نے اسے اپنا حصہ معاف کردیا دوسرا بیٹا جب بیمار ہوا تو بہنوں نے اس سے اپنے حصے کا مطالبہ کیا اس نے حصہ دینے کا وعدہ کرلیا لیکن وہ وعدہ پورا کیے بغیر مرگیا چونکہ بات پہلے چلی ہوئی تھی اس لیے بہنوں نے اس کی اولاد سے مطالبہ کیا کہ تمہارے باپ کے سر پر ہمارے حصے کا بوجھ ہے ادا کریں لیکن انہوں نے ان کا حق دینے سے انکار کردیا اب کیا بہنوں کو اپنے بھائی کی اولاد سے اپنے حق کا مطالبہ کرنے کا شرعاً جواز ہے یا نہیں؟ کیا اولاد بھی پابند ہے کہ وہ اپنے باپ کا قرض ادا کرے اگر اولاد دینا چاہے تو اس بھائی کی جائیداد سے اب بہنوں کو کتنا حصہ ملنا چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ صورت مسئولہ میں شرعی تقسیم اسی طرح تھی کہ کل جائیداد کو چھ حصوں میں تقسیم کرلیا جاتا دو دو حصے بیٹوں کو اور ایک ایک حصہ بیٹیوں کو دیا جاتا لیکن بیٹیوں نے اپنی بہنوں کو محروم کرکے خود ہی غیر منقولہ جائیداد پر قبضہ کرلیا اس طرح بہنوں کو ملنے والا کل غیر منقولہ جائیداد کا 3/1 بھی بھائیوں کے پاس چلا گیا اب چونکہ بہنیں ایک بھائی کے پاس والے حصے (6/1) سے دستبردار ہوگئی ہیں اور دوسرے بھائی سے اپنے باقی حصہ (6/1) کا مطالبہ کیا تھا اور وہ وعدہ ادائیگی کے باوجود ادا کیے بغیر فوت ہوگیا ہے اب بہنوں کا باقی حصہ 6/1 ان کے بھائی کی اولاد کو منتقل ہوچکا ہے اس لیے انہیں شرعاً یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنے باپ سے ملنے والے 6/1 حصہ کا مرنے والے بھائی کی اولاد سے مطالبہ کریں اولاد کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی پھوپھیوں کو ان کا حق واپس کرکے اپنے باپ کو اس بوجھ سے سبکدوش کریں قرآن مجید نے جو میراث کا ضابطہ بیان کیا ہے اس کے اس کے مطابق میت کے ذمے قرض کی ادائیگی اور اس کی جائز وصیت کے اجراء کے بعد جو باقی بچے اس میں ورثاء کے لیے وراثت جاری ہوتی ہے اسلام کی رو سے اولاد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے باپ کے ذمے جو مالی واجبات ہیں وہ انہیں ادا کریں حدیث میں ہے "کہ مؤمن کی روح قرض کی وجہ سے ادائیگی تک کے لیے اللہ کے حضور معلق رہتی ہے یعنی اللہ کی عدالت میں گرفتار رہتی ہے نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے ذمے ایسے حقوق باقی رہتے ہیں واجب الاداہوں۔ جن کی ادائیگی نہ کی گئی ہو۔ (مسند امام احمد رحمة اللہ علیہ :5/8)

بہنوں کو حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنا حق لینے کے لیے اپنے بھائی کی اولاد سے مطالبہ کریں اور فرمانبردار اولاد کو چاہیے کہ وہ اس کی ادائیگی میں پس وپیش نہ کریں یاد رہے کہ قیامت کے دن انسان کی نیکیاں اور برائیاں زرمبادلہ کے طور پر بھی استعمال ہوں گی اس لیے مالی حقوق کی ادائیگی اس دنیا میں ہوجانی چاہیے بصورت دیگر اس دن پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا اور یہ بھی ممکن ہے کہ قیامت کے دن مالی حقوق کے عوض اپنی نیکیوں سے ہاتھ دھونے پڑیں اور حق داروں کی برائیاں اپنے کھاتے میں ڈال کر جہنم کا راستہ اختیار کرنا پڑے یہاں اس

بات کی وضاحت کر دینا بھی ضروری ہے کہ بہنوں کو صرف اپنے اسی حصے کے مطالبہ کا حق ہے جو باپ کی طرف سے انہیں ملنا تھا بھا ئیوں کی دوسری جا ئیداد سے ان کی اولاد کی موجودگی میں یہ حق دار نہیں ہیں باپ کی غیر منقولہ جائیداد سے صرف 3/1 کی حقدار تھیں اس میں آدھا یعنی 6/1 اپنے بھائی کو معاف کر چکی ہیں اب باقی 6/1 کا مطالبہ کر سکتی ہیں جوان کے بھائی نے ادا کرنا تھا لیکن ادائیگی کے بغیر وہ فوت ہو گیا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:302